دُنیا کے حیرت انگیز تغیّرات اور خوفناک ایام

کچھ عرصہ سے حالاتِ زمانہ میں بہت کثرت سے اور ہر نوعیت کے تغیرات اتنی جلدی جلدی اور اس قدر پے در پے آرہے ہیں۔ کہ جن کی مثال کسی قریب کے زمانہ ماضی میں نہیں ملتی۔ ہر ملک میں بے چینی اور اضطراب پھیلا ہوا ہے۔ ہر طرف سے خوف و خطر کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں۔ مصائب و آلام کی خبریں آرہی ہیں قومیں ایک دوسری کے خلاف کینہ و بغض اور غیظ و غضب کا اظہار کر رہی ہیں۔ ایک دوسری کی تباہی و بربادی کے زیادہ سے زیادہ سامان تیار کر رہی ہیں۔ اور دن رات اس کوشش میں ہیں۔ کہ جس طرح بھی ممکن ہو۔ دوسروں کو کچل اور مسل کر رکھ دیں۔

پھر کوئی ملک ایسا نہیں جو اندرونی مشکلات میں مبتلا نہ ہو۔ رعایا حکمرانوں کے خلاف ہے۔ اور حکمران رعایا پر زیادہ سے زیادہ تسلط جمانے کے لئے کوشاں ہیں قتل و غارت۔ تشدد اور دہشت انگیزی روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ بے اعتمادی کا دَور دَورہ ہے۔

غرض جدھر بھی نگاہ اٹھا کر دیکھا جائے ایک حیرت انگیز عالم اضطراب نظر آتا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ تمام دُنیا ایک بارود خانہ کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ جس میں نہ معلوم کس وقت کوئی چنگاری پڑے۔ اور وہ بھک سے اڑ جائے یہ تو صفحۂ زمین کی حالت ہے آسمان کی طرف دیکھا جائے۔ تو وہ بھی آگ برساتا ہوا نظر آرہا ہے۔ گزشتہ موسم برسات سے لے کر اس وقت تک کا ایک لمبا عرصہ امساکِ باراں میں گزر رہا ہے۔ اور روز بروز قحط اس شدت کے ساتھ پھیل رہا ہے۔ کہ قحط زدہ لوگوں کے حالات سن کر بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ سخت سردی کے ایام میں ان کے پاس نہ کھانے کے لئے کچھ ہے۔ اور نہ پہننے کے لئے۔ اس پر وبائی امراض نے آفت مچا رکھی ہے چیچک اور نمونیہ کی بکثرت وارداتیں ہو رہی ہیں۔ جب انسانوں کی یہ حالت ہے تو حیوانوں کو کون پوچھتا ہے۔ اس وجہ سے چوپائے کثرت کے ساتھ تلف ہو رہے ہیں۔

اس کے علاوہ اور کئی رنگوں میں آفاتِ سماوی نازل ہو رہی ہیں۔ اور ایک عالمگیر عذاب ہے۔ جو ہر طرف بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ لیکن کس قدر رنج اور افسوس کا مقام ہے۔ کہ دُنیا کی غفلت اور خود فراموشی میں کوئی کمی نہیں واقع ہو رہی۔ وہ اپنی بد اعمالیوں پر ذرہ بھر ندامت اور شرم محسوس نہیں کر رہی۔ اور بدکاری اور بدکرداری کا ایسا بھیانک نظارہ پیش کر رہی ہے۔ کہ خوفِ خدا رکھنے والا دل کانپ اٹھتا ہے اور کہنا پڑتا ہے۔ کہ اگر اہلِ دُنیا نے اس خطرناک راستہ سے اپنا قدم پیچھے نہ ہٹایا تو انہیں حرفِ غلط کی طرح مٹا کر رکھ دیا جائیگا۔ اور صفحۂ عالم پر ایسی مخلوق بسائی جائیگی جو اپنے خالق و مالک کی فرمانبردار۔ اور اس کی مخلوق کی ہمدرد و خیر خواہ ہوگی۔ اس کے لئے سامان سب تیار ہو چکے ہیں ایک طرف اگر ایسی ایسی چیزیں ایجاد ہو چکی ہیں جو دم بھر میں بہت بڑے علاقہ میں قیامت برپا کر سکتی۔ اور موت کا سیلاب بہا سکتی ہیں تو دوسری طرف خدا تعالےٰ نے ایک آدم بھی مبعوث کر دیا ہے۔ تاکہ اس کے ذریعہ دُنیا میں بہترین مخلوق قائم کی جائے۔ یہی وجہ ہے کہ موجودہ دُنیا روز بروز اس انتہائی نقطہ تک پہنچتی جا رہی ہے جس کے بعد اس کا خاتمہ ہے۔ یہ نہایت ہی رنجیدہ امر ہے اور اس کا خیال کر کے بھی دل کانپ جاتا ہے لیکن خدائی نوشتے کون مٹا سکتا ہے اور آسمانی فیصلوں کو کون روک سکتا ہے دُنیا پر یقیناً وہ وقت آنے والا ہے جبکہ دُنیا کی طاقتیں ایک دوسری سے ٹکرا کر پاش پاش ہو جائیں۔ اور تباہی و بربادی کا ایک ایسا سیلاب آئے۔ جو سب کو بہا کر لے جائے۔ سوائے ان کے جو موجودہ زمانہ کے آدم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اس کشتی میں سوار ہو جائیں جو آپ نے خدا تعالےٰ کے حکم اور ارشاد کے ماتحت بنائی ہے۔ اور جو آپ کی تعلیم ہے۔

غرض نہایت ہی خوفناک دن آرہے ہیں وہ لوگ جنہیں خدا تعالےٰ نے اپنے مامور کے ذریعہ اپنی شناخت کی توفیق بخشی ہے انہیں چاہیئے۔ کہ جہاں وہ زیادہ سے زیادہ اپنے نفوس کی اصلاح کرنے اور خدا تعالےٰ کا قرب پانے کے لئے ہر قسم کی قربانی کریں وہاں خدا تعالےٰ کی دوسری مخلوق کو آنے والی تباہی سے بچانے کے لئے بھی [illegible] سے کام لیں۔ کوئی شخص [illegible] نہ تو خدا تعالےٰ کی گرفت سے بچ سکتا ہے اور نہ کوئی [illegible] وہ ایمان لے [illegible] حضرت مسیح موعود علیہ [illegible] [illegible]

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ فروری سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کے متعلق آج ساڑھے نو بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو سر درد کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد اور نزلہ کی شکایت ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

آج بعد نماز عشاء مسجد دار الفضل میں مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام پریذیڈنٹ صاحب محلہ کی صدارت میں جلسہ ہوا جس میں قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری۔ راجہ محمد اسلم صاحب اور خلیل احمد صاحب ناصر نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہٖ کے آج کے خطبہ جمعہ کے مطابق خدام الاحمدیہ کو خدمات بجا لانے کی اہمیت بیان کی۔

مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل کے متعلق ضروری اعلان

قادیان۔ ۱۰ فروری نظارت تعلیم و تربیت کا حسب ذیل اعلان کل اخبار میں شائع کرنے کیلئے موصول ہوا تھا۔ لیکن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس کے متعلق ارشاد فرمایا۔ کہ چونکہ مولوی صاحب اس بارے میں نظر ثانی کرانا چاہتے ہیں۔ اس لئے اس کی اشاعت ملتوی کر دی جائے۔ اس وجہ سے روک لیا گیا تھا۔ آج حضور کی طرف سے یہ ہدایت موصول ہوئی ہے۔ کہ چونکہ نظر ثانی میں مولوی صاحب کے جرائم اور زیادہ سنگین ثابت ہوئے ہیں۔ اس لئے اس اعلان کو شائع کر دیا جائے۔ اس بارے میں مفصل کوائف بعد میں شائع کئے جائیں گے۔ اعلان حسب ذیل ہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل (المعروف مجاہد) کو بعض سخت اخلاقی اور مذہبی جرائم کے ارتکاب کی وجہ سے مندرجہ ذیل سزا دی ہے۔

ان کا وقف توڑ دیا جائے۔ اور اعلان کیا جائے۔ کہ آئندہ ان کو کوئی شخص مجاہد نہ لکھے۔ اور نہ وہ اپنے آپ کو ایسا لکھ سکیں۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

کیا احباب "الفضل" کی توسیع اشاعت میں کوشاں ہیں؟

گزشتہ جلسہ سالانہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "الفضل" کو زیادہ دلچسپ اور مفید بنانے کے متعلق جو قیمتی ہدایات فرمائی تھیں۔ عملہ "الفضل" ان پر عمل کرنے کی پوری کوشش کر رہا ہے۔ اور اس کی یہ کوشش انشاء اللہ حتی المقدور جاری رہے گی لیکن اس کے ساتھ ہی احباب کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ اخبار کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش فرمائیں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد متعلقہ ترقی اشاعت الفضل کو ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھیں۔ جوں جوں الفضل کی اشاعت میں توسیع ہوگی۔ اسے زیادہ سے زیادہ دلچسپ بنانے کے ذرائع بھی وسیع ہوتے چلے جائیں گے۔ پس احباب کا فرض ہے۔ کہ اپنے حلقہ میں الفضل کی اشاعت بڑھانے کی کوشش کریں۔ جو احباب "الفضل" کے لئے خریدار مہیا فرمائیں گے۔ وہ یقیناً ہمارے دلی شکریہ کے مستحق ہوں گے۔ اور ان کے اسمائے گرامی شکریہ کے اظہار کے لئے درج اخبار کئے جایا کریں گے۔ خاکسار منیجر

نتیجہ امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بابت ۱۹۳۸ء

رول نمبر	نام امیدوار	نمبر حاصل کردہ	رول نمبر	نام امیدوار	نمبر حاصل کردہ
۲	ماسٹر ابراہیم صاحب ننکانہ	۶۱/۱۰۰	۶۰	بشیر احمد صاحب سیالکوٹی قادیان	۷۵
۴	ماسٹر بشیر عالم صاحب بی اے پاپڑیانوالی	۵۵	۶۱	مولوی عطاء اللہ صاحب "	۵۱
۶	کلیم اللہ صاحب قادیان	۷۲	۶۲	غلام احمد صاحب قادیان	۷۵
۷	ڈاکٹر سید امتیاز حسین صاحب		۶۳	عبد القیوم صاحب "	۴۱
	پاکپٹن	۵۲	۶۵	محمد شفیع صاحب "	۶۰
۹	محمد ابراہیم صاحب شاد مومن	۵۵	۶۸	مولا بخش صاحب علیگڑھ	۶۵
۱۰	عبد الرحمن صاحب گجرات	۷۳	۷۱	مرزا عبد اللطیف صاحب عثمانی دہلی	۵۳
۱۱	محمد بدر الحسن صاحب قادیان	۴۱	۷۴	مولوی بشیر احمد صاحب قادیان	۵۶
۱۲	خان عبد المجید خان صاحب کپورتھلہ	۶۹	۷۵	مولوی شمس الدین صاحب "	۴۹
۱۸	مبارکہ سلطانہ بیگم صاحبہ دہلی	۴۲	۷۶	سید عباس بخاری صاحب پشاور	۶۳
۲۰	مسعودہ بیگم صاحبہ قادیان	۴۳	۷۷	حنیف احمد صاحب کپورتھلہ قادیان	۶۵
۲۱	محمد افضل صاحب قادیان	۶۵	۷۸	ماسٹر محمد احسن صاحب "	۵۷
۲۲	غلام حید رشید صاحب نارووال	۶۰	۸۱	فضل الدین صاحب امرتسری لاہور	۵۰
۲۳	ملک مولا بخش صاحب قادیان	۶۱	۸۲	مجید احمد صاحب "	۴۱
۲۴	چودہری عبد الرحمن صاحب راولپنڈی	۴۹	۸۳	عبد الرشید صاحب "	۵۶
۲۵	چودہری عبد اللہ خان صاحب بی اے "	۷۳	۸۴	میاں محمد عمر صاحب "	۶۱
۲۶	چودہری مشتاق احمد صاحب "	۵۴	۸۷	زبیدہ بیگم صاحبہ قادیان	۴۲
۲۷	چودہری فتح محمد صاحب بٹالوی "	۶۵	۸۹	سعیدہ بیگم صاحبہ "	۶۶
۳۰	قاضی عبد الغنی صاحب "	۴۳	۹۱	بابو بشیر احمد صاحب کوئٹہ	۷۰
۳۱	شیخ عنایت اللہ صاحب "	۴۳	۹۲	بابو منظور احمد صاحب "	۶۵
۳۲	بابو محمد اسماعیل صاحب "	۵۷	۹۳	عبد الکریم صاحب "	۴۲
۴۵	نذیر احمد صاحب مجاہد افریقہ	۴۹	۹۴	عبد الحمید خان صاحب "	۵۶
۴۶	نواب الدین صاحب سکرٹری		۹۶	محمد اسرائیل احمد صاحب	
	خدام الاحمدیہ فیروز پور	۵۵		نئی دہلی	۸۰
۴۷	ماسٹر عبد الرحمن صاحب جالندھری	۷۲	۹۸	چراغ الدین صاحب عارف والہ	۶۴
۵۰	آمنہ خاتون بنت بھائی محمود احمد		۹۹	اہلیہ میاں نذیر احمد صاحب مجاہد افریقہ	۴۷
	صاحب قادیان	۶۹	۱۰۰	چودہری محمد اشرف صاحب قادیان	۶۹
۵۲	اے ایس احمد صاحب سیالکوٹ	۸۲	۱۰۱	شیخ محمد لطیف صاحب لاہور	۶۲
۵۷	محمد ابراہیم صاحب اٹھوالوی قادیان	۷۰	۱۰۲	مقبول احمد صاحب قادیان	۶۹
۵۸	محمد عبد اللہ صاحب لاہور	۸۲	۱۴	عزیز حسن صاحب پاکپٹن	۵۵
۵۹	مولوی محمد احمد صاحب ثاقب قادیان	۶۵		ناظر تعلیم و تربیت	

پانچ ہزار سپاہیوں کی فوج میں شمولیت کا آخری دن

یاد رکھیں! آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزار سپاہیوں کی فوج میں شمولیت اختیار کرنے کا آخری دن ہے۔ جو شخص اپنا وعدہ آج ڈاکخانہ میں ڈال دے گا۔ اور اس پر گیارہ فروری کی مہر ہوگی۔ وہ وعدہ وقت کے اندر سمجھا جائیگا۔ اس کے بعد کوئی نیا شخص اس فوج میں شامل نہ ہو سکے گا۔ فنانشل سکرٹری تحریک جدید

جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور شیخ مبارک احمد صاحب کو

جامعہ احمدیہ کا ایڈریس اور اس کا جواب

۹- فروری- اساتذہ و طلباء جامعہ احمدیہ نے جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب پروفیسر- صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب بی-اے- مولوی فاضل- اور شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ مشرقی افریقہ کو جو ایڈریس دیا- وہ اور جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کی طرف سے اس کا جواب درج ذیل کیا جاتا ہے

ایڈریس

سیدنا و امامنا حضرت امیر المومنین ایدکم اللہ بنصرہ العزیز و جناب مولانا محمد اسمٰعیل صاحب فاضل و صاحبزادہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب و شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ سلسلۂ عالیہ احمدیہ و دیگر حاضرین کرام

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

خوشی اور رنج کے مواقع اس فانی دنیا میں فانی انسان کے لئے آتے رہتے ہیں- کبھی تو وہ خوشی اور مسرت کی ہواؤں میں اڑتا ہے- اور اپنے دل میں بھول کر بھی اس بات کا خیال نہیں لاتا- کہ رنج اور افسوس- ہم و غم بھی دنیا میں کوئی چیز ہے تب معاً ایک وقت آتا ہے- کہ خوشی و مسرت کی وہ ہوائیں ہموم و غموم کے بادل بن کر انسان کے دل پر چھا جاتی ہیں- اور وہی دل جو چند گھڑی پہلے مسرت کے جذبات سے معمور تھا- ہموم و غموم کے نزول کی جگہ بن جاتا ہے- آج کا یہ اجتماع ہمارے سامنے ان دو متضاد جذبات کو ایک وقت میں پیش کر رہا ہے- ہمارے قلوب اپنے ایک نہایت ہی قابل اور دیرینہ استاذ کے جامعہ احمدیہ سے ایک طویل مدت کے بعد فارغ ہونے پر طبعی طور پر رنج اور افسوس کو محسوس کر رہے ہیں- لیکن اس کے ساتھ ہی ایک درخشندہ شخصیت جناب مرزا ناصر احمد صاحب کی آمد پر مسرت اور انبساط کی لہریں ہمارے دلوں کے ساحل کے ساتھ ٹکرا کر ہمارے حوصلوں کو بلند کر رہی ہیں:-

حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب

حضرات کرام- مولانا محمد اسمٰعیل صاحب فاضل جامعہ احمدیہ کے ایک دیرینہ استاد تھے- اللہ تعالےٰ نے ان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں سے ہونے کا فخر عطا فرمایا- جامعہ احمدیہ کو اس بات پر بجا فخر رہا ہے کہ اس کے سٹاف میں ایسے اساتذہ کرام ہیں- جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحبت یافتہ ہیں اور طلباء کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تربیت کا زندہ نمونہ پیش کرنے والے ہیں:-

مولانا نے ایک لمبا عرصہ جامعہ احمدیہ میں گزارا جس اثنا میں بیسیوں طلباء کو آپ کی شاگردی کا فخر حاصل ہوا- بلکہ موجودہ سٹاف کا اکثر حصہ بھی آپ سے شرف تلمذ رکھتا ہے آپ خدا تعالےٰ کے فضل سے دینی و دُنیوی علوم میں ماہر ہیں- اور سلسلۂ عالیہ احمدیہ کی تائید میں بہترین مصنف آپ نے اس تمام وقت میں اپنی ڈیوٹی کو نہایت احسن طور پر ادا کیا آپ کے دل میں طلباء کے ساتھ پوری ہمدردی کا جذبہ خدا تعالےٰ نے پیدا کیا- آپ کا یہ ہمدردانہ اور مشفقانہ سلوک ہم کسی صورت میں فراموش نہیں کر سکتے- بارگاہ الٰہی میں ہماری یہ التجا ہے- کہ اللہ تعالےٰ آپ ان کی تمام خدمات کو قبول فرمائے- اور آپ کی مساعی جمیلہ کا بہترین عوض آپ کو عطا فرمائے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کی بیش از پیش توفیق عطا فرمائے- آمین ثم آمین:-

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب

ازاں بعد ہم جناب حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کو ان کے جامعہ احمدیہ میں تشریف لانے پر اپنے خلوص دل کے ساتھ اَھْلًا وَّسَھْلًا وَّمَرْحَبًا عرض کرتے ہیں جامعہ احمدیہ میں آپ کی آمد جس مسرت کا باعث ہوئی- قلم اس کے بیان سے قاصر ہے- اور حقیقت یہ ہے- کہ آپ کی آمد پر جس قدر بھی ہم مسرت کا اظہار کریں- کم ہوگا- اور جتنا بھی ہم خدا کا شکر ادا کریں- تھوڑا ہوگا- جناب میاں صاحب ہمارے لئے اس وقت ایک ابر رحمت بن کر نازل ہوئے ہیں- ہم یقین رکھتے ہیں- کہ اب وہ وقت دور نہیں جبکہ آپ کے طفیل اور خدا تعالےٰ کے فضل سے جامعہ احمدیہ جلد از جلد ترقی کے منازل طے کر لیگا۔

ہم اس اظہار حقیقت میں خوشی محسوس کرتے ہیں- کہ جامعہ احمدیہ جس درسگاہ کی آخری جماعتوں کا نام ہے- اس کی جب ابتدا ہوئی- اس وقت اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے حامل و جاذب اور خدا تعالےٰ کی بشارتوں کے موعود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس درسگاہ کے مربی ہوئے- اور آپ ہی کی کوششوں کی وجہ سے مدرسہ احمدیہ کا قیام ہوا- جبکہ خلافت اولیٰ کی پہلی ہی مجلس شوریٰ میں اس وقت کے بڑے لوگوں نے جو اس وقت صدر انجمن احمدیہ کے نظام پر حاوی تھے- اس مدرسہ کو بند کرنے کی پوری کوشش کی۔

اب دوسری بار حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خلافت باسعادت کے زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے آپ کے فرزند ارجمند کو جامعہ احمدیہ کی تربیت اور انتظام کا موقعہ عطا فرمایا- جس کے آثار بفضلہ تعالےٰ ابھی سے ظاہر ہو رہے ہیں- ؎

سالے کہ نکو است از بہارش پیدا

ہم دُعا کرتے ہیں- کہ اللہ تعالےٰ آپ کا سایہ دیر تک طلباء جامعہ احمدیہ کے سروں پر قائم رکھے- تاکہ آپ کی کوشش اور برکت سے ہم ایک روحانی پھلدار درخت بن جائیں- جس کے لذیذ پھلوں سے دُنیا لطف اندوز ہو- اے خدا تو ایسا ہی کر- آمین ثم آمین:-

شیخ مبارک احمد صاحب

اس کے بعد ہم مکرم شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو آپ کی مشرقی افریقہ سے کامیاب مراجعت پر مبارکباد عرض کرتے ہیں- اور حقیقت یہ ہے- کہ ان تمام مبارکبادیوں کے مستحق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہیں- جن کے وجود باجود اور جن کی برکات سے یہ تمام امور سرانجام پا رہے ہیں- اس لئے ہم حضور کی خدمت میں آپ کے غلام کی واپسی پر مبارک صد مبارک عرض کرتے ہیں:-

شیخ مبارک احمد صاحب جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل ہیں- جامعہ احمدیہ سے فارغ ہونے سے جلدی ہی بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حکم سے اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے آپ مشرقی افریقہ میں بھیجے گئے چار سال تک وہاں آپ جہاد کبیر میں مشغول رہے آپکی مخالفت کی گئی- لیکن باوجود ان مخالفتوں اور جھوٹے مقدمات کے جو آپ پر دائر کئے گئے خدا تعالےٰ نے آپ کو کامیابی عطا فرمائی- اللہ تعالےٰ آپکی تمام خدمات کو قبول فرمائے- اور بیش از پیش خدمات کا موقعہ عطا فرمائے- آمین ثم آمین-

بالآخر ہم نہایت ادب کے ساتھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں- کہ حضور دُعا فرمائیں- کہ اللہ تعالےٰ ان تمام اصحاب کی کوششوں کو بارآور کرے اور ہم کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے:-

ہم ہیں خاکساران اساتذہ و طلباء جامعہ احمدیہ قادیان

جواب

اس ایڈریس کے جواب میں جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کی طرف سے ایک تحریری جواب پڑھا گیا۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے چند الفاظ میں شکریہ ادا کیا۔ اسی طرح شیخ مبارک احمد صاحب نے جواب میں مختصر سی تقریر کی۔ جناب مولوی صاحب کا جواب حسب ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدکم اللہ بنصرہ العزیز و بزرگان و احباب کرام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں سب سے اول اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں جس نے محض اپنے فضل وکرم سے مجھے اپنی جماعت میں داخل فرمایا۔ پھر دارالامان میں لایا۔ پھر اس مبارک درس گاہ میں منسلک کیا۔ اور ایسے افسر اور ایسے ساتھی عطا فرمائے۔ جو بحیثیت مجموعی بہترین افسر اور بہترین ساتھی تھے اور ہیں۔ اور قریباً تیس سال تک مجھے اس درس گاہ میں کام کرنے کا موقعہ دیا۔ اللہ تعالیٰ میری کوتاہیوں اور کمزوریوں کو معاف فرمائے۔ جو اس کام کے سلسلہ میں مجھ سے ظہور میں آئیں۔ اور میری پردہ پوشی فرمائے۔ اور ہر قسم کی رسوائی سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔ آمین۔

اس کے بعد میں اپنے آقا اور امام محسن دامن حضرت فضل عمر مصلح موعود امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے پے در پے اور مسلسل اور متواتر احسانات پر جو میرے ایمان لانے کے دن سے لیکر آج تک۔ اور روز افزوں طور پر میرے شامل حال ہیں دل و جان سے حضور کا احسان مند ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراہیم وعلیٰ آل ابراہیم انک حمید مجید اللھم بارک علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ ابراہیم وعلیٰ آل ابراہیم انک حمید مجید۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعہ سے اپنا جلال دنیا پر ظاہر کرے۔ اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے محاسن اور محامد سے تمام عالم کو آگاہ اور منور فرمائے۔ اور آپ کے تمام مقاصد پورے کرے۔ آمین

اس کے بعد میں تمام احباب و بزرگان کرام کا جنہوں نے یہ تقریب قائم کی ہے۔ اور اس میں شامل ہوئے میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ مجھے ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ میری تمام غلطیاں اور کوتاہیاں معاف فرمائے اور میرے اوقات کو ضائع ہونے سے بچائے۔ اور میری اس زندگی کو اور آئندہ زندگی کو بہتر سے بہتر اور طیب و مبارک کرے۔ اور محض اپنے فضل وکرم سے مجھے ایسے کاموں کی توفیق بخشے۔ جو اس کی جناب میں سب سے زیادہ پسندیدہ اور مقبول ہوں۔ اور ایسی تمام باتوں سے دور رکھے۔ جو اس کی نظر میں پسندیدہ نہ ہوں۔ آمین

مجھے خوشی ہے۔ اور نہایت خوشی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس موقعہ پر مجھے ایک یہ شرف بھی بخشا ہے۔ کہ اس وقت حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے میرے کام کو سنبھالا ہے۔ جس پر میں جتنا بھی فخر اور ناز کروں وہ میرے لئے بجا ہے کیونکہ میری صحت ایک مدت سے اسباب کی متقاضی تھی۔ کہ جلد سے جلد مجھے فارغ کر دیا جاتا۔ بلکہ آج سے اڑھائی تین سال قبل میری سبکدوشی کا سوال بھی اٹھ چکا تھا۔ اور اب تو میری صحت اور بھی گر چکی ہے۔ اور قواعد کی رو سے بھی اس وقت میری سبکدوشی ضروری تھی۔

پس اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ میں ایسے وقت پر سبکدوش ہوا۔ کہ میرے کام کو حضرت ممدوح نے اپنے مبارک ہاتھوں میں لے لیا جس سے میں امید کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ میرے ناکارہ اور ناقابل ذکر کام کو بھی جو میں نے اپنی کارکردگی کے دوران میں کیا ہے۔ قبول فرمائے۔ اور اس پر اچھے سے اچھے ثمرات مترتب کرے آمین

اس موقعہ پر میں جامعہ احمدیہ کو بھی مبارکباد دیتا ہوں۔ کہ اسے اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا انسان عطا فرمایا ہے۔ جس کے متعلق اس کا وعدہ ہے۔ کہ وہ "دین کا ناصر ہوگا۔ اور اسلام کی خدمت پر کمربستہ ہوگا"۔ دیکھو مکتوب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۰۹ء مندرجہ الفضل جلد ۲ صفحہ ۱۲۴ پرچہ ۸ اپریل ۱۹۱۵ء

میں اپنے بزرگوں مہربانوں۔ اصحاب اور ہمدردوں کی خدمت میں یہ بھی بطور اطلاع بغرض دعا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ باوجود میری گوناگوں نالائقیوں اور کوتاہیوں کے میرے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجھ ناکارہ کی اس موقعہ پر بھی اپنی خاص شفقت اور کرم سے دستگیری فرمائی ہے۔ اور مجھے ایک ایسے کام کا موقع عطا فرمایا ہے۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے مجھے اس کی سر انجام دہی کی توفیق بخش دے۔ تو یہ میرے انجام کی بہتری کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہو سکتا ہے۔ وباللہ التوفیق۔ اور اگر خدانخواستہ میں اپنی شامت اعمال سے اس قیمتی موقعہ سے فائدہ نہ اٹھا سکا۔ تو یہ میرے لئے انتہائی محرومی کا موجب ہوگا۔ پس میں آپ سب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ از راہ کرم میرے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے احسن سے احسن طور پر اس کام کی سر انجام دہی کی توفیق بخشے آمین۔

خاکسار محمد اسمٰعیل احمدی

۹ فروری ۱۹۳۹ء

کشمیر ریلیف فنڈ کا چندہ باقاعدہ بھیجیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسلمانان کشمیر کے متعلق رفاہ عام کے جو کام جاری کر رکھے ہیں۔ انہیں اس وقت بند کر دینا گزشتہ کئے ہوئے کام کو ضائع کر دینے کے مترادف ہے۔ احباب کو یاد رہنا چاہیئے کہ یہ کام جاری ہے جس کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ چونکہ ان ایام میں آمد بہت کم ہو رہی ہے۔ غالباً احمدی احباب نے سمجھ لیا ہے۔ کہ اب کشمیر کے لئے چندہ کی ضرورت نہیں۔ حالانکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے۔ کہ کشمیر ریلیف فنڈ کا چندہ اسوقت تک احباب کو ادا کرتے رہنا چاہیئے۔ جب تک کام ختم نہ ہو۔ پس کشمیر کا کام ایسا نہیں کہ اس کو چھوڑا جا سکے۔ اور ایک پائی فی روپیہ ماہوار آمدنی پر چندہ ادا کرنا کوئی زیادہ بوجھ نہیں۔

حضور فرماتے ہیں۔ "کشمیر کے کام کے متعلق معلوم ہوتا ہے۔ کہ جماعت کو غلطی لگی ہے کہ وہ ختم ہو گیا۔ حالانکہ وہ ختم نہیں ہوا۔ بلکہ جاری ہے مسلمانان کشمیر کے متعلق رفاہ عام کے کام جاری ہیں۔ پھر کچھ تنظیم کا کام کرتے رہے ہیں۔ وہ بھی جاری ہیں۔ اور جاری رہنا چاہیئے۔ کیونکہ اگر جاری نہ رہا۔ تو اسوقت تک جو کام ہم نے کیا ہے۔ وہ ادھورا رہ جائے گا۔ لیکن یہ بات مومن کی شان کے شایاں نہیں کہ جس کام کو وہ شروع کرے اس کو ادھورا چھوڑ دے۔ پس وہ لوگ غلطی میں ہیں۔ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ کشمیر کے متعلق ہمارا کام ختم ہو گیا۔ کام اب بھی جاری ہے۔ پھر پچھلے قرضے ہیں ان کا ادا کرنا ضروری ہے۔ پس کشمیر کے لئے چندہ جو نہایت قلیل ہے۔ یعنی ایک پائی فی روپیہ ماہوار وہ ضرور ادا کرنا چاہیئے"۔ ان جماعتوں اور افراد کی خدمت میں جنہوں نے چندہ کشمیر ادا کرنا بند کر دیا ہے۔ التماس ہے۔ کہ اپنا بقایا چندہ کشمیر تا جنوری ۳۹ء جلد تر ارسال کریں۔ اور ماہ حال سے مرکزی چندہ کے ہمراہ کشمیر فنڈ کا چندہ بھی ایک پائی فی روپیہ ماہوار آمدنی کے حساب سے ہر احمدی سے وصول کر کے ارسال کیا کریں۔ (فنانشل سیکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ قادیان)

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

انگلستان میں دہشت انگیزی کیلئے سکیم

آئرش ری پبلیکن آرمی کی دہشت انگیز وارداتوں کے سلسلہ میں انگلستان میں جو ملزم گرفتار کئے گئے ہیں ان میں سے ایک کی جامہ تلاشی پر پولیس کو ایک نہایت اہم دستاویز ملی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ اس پارٹی کی سکیم ہے۔ اور جس پر پارٹی کے ممبروں نے انگلستان میں دہشت انگیزی پھیلانے کے لئے عمل کرنا تھا۔ اس دستاویز کے آغاز میں لکھا ہے۔ ساری دنیا کی زیادہ سے زیادہ توجہ حاصل کرنے کے لئے اس وقت وارداتیں کرنے کی ضرورت ہے جب دنیا میں وسیع پیمانے پر کوئی جنگ نہ ہو رہی ہو۔ یا کوئی اور عالمگیر بحران طاری نہ ہو۔ لیکن اگر اس سکیم پر اس وقت عمل کیا جائے جب کسی جنگ یا بحران کا امکان ہو تو گورنمنٹ کی گھبراہٹ اور لوگوں کی پریشانی سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

سرکاری دفتروں کے متعلق دستاویز میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ جن دفتروں میں ہمارے نصب العین سے ہمدردی رکھنے والے سرکاری ملازم نہ مل سکیں۔ وہاں کام نہایت آسان ہے۔ ان دفتروں کی الماریوں میں یا کسی اور مقام پر آتشگیر اشیاء رکھ دینے سے کام نکل سکتا ہے۔ اس کے آخر میں لکھا ہے۔ انگلستان کو آخری الٹی میٹم دیا جائیگا کہ آئرلینڈ کو بالکل خالی کر دے۔ اور اس ضمن میں جو پروگرام مرتب کیا گیا ہے۔ اس میں قرار پایا ہے کہ طیارہ ساز کارخانوں۔ بنیادی صنعتی کارخانوں۔ تجارتی اداروں۔ بنکوں۔ جہازران کمپنیوں۔ پارچہ بافی اور سوتی کارخانوں۔ غلہ کے ذخیروں سپرٹ۔ موٹر تانگوں اور ریلوے اسٹیشنوں کو تباہ کیا جائے۔ انگلستان کے کثیر الاشاعت اخبارات کے بارہ میں لکھا ہے۔ کہ انہیں سب سے آخر میں نشانہ بنایا جائیگا۔ نیز ٹیلیفون ٹیلیگراف۔ ریڈیو۔ براڈکاسٹنگ۔ بحری تاروں اور پانی کے ذخیروں کو تباہ کرنے کے متعلق بعض ہدایات درج ہیں۔

فرانس اٹلی سے کیا توقع رکھتا ہے

سینٹ میں بحث کے دوران میں وزیر خارجہ فرانس نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں اٹلی اور فرانس کے درمیان غلط فہمی کو دور کرنے میں کوئی کمی نہ کرونگا۔ میں یہ خیال بھی نہیں کر سکتا۔ کہ اٹلی فرانس کے خلاف جارحانہ کارروائی کریگا۔ دونوں اقوام کا خون زبان اور تمدن کا تعلق ہے۔ نیز دوران تقریر میں کہا کہ گورنمنٹ کسی غیر ملکی حکومت کی کسی ایسی کوشش کو برداشت نہیں کر سکتی۔ جس کا مقصد سپین کی یکجہتی کو تباہ کرنا ہو۔ اٹلی نے انگلستان کو یقین دلایا ہے کہ اسے سپین میں ملک گیری کی ہوس نہیں۔ فرانس چاہتا ہے کہ اٹلی اپنے اس وعدہ پر قائم رہے۔ وزیر خارجہ نے مزید کہا کہ گذشتہ چند ہفتوں میں کہا گیا ہے کہ فرانس اور انگریزوں کے تعلقات اتنے گہرے نہیں۔ جتنے معلوم ہوتے ہیں۔ میں اس کا جواب اپنے ملک کے دوست مسٹر چیمبرلین پر چھوڑتا ہوں۔

سر مائیکل اوڈوائر اور ہندوستانی ریاستیں

اخبار ٹائمز لنڈن میں سر مائیکل اوڈوائر سابق گورنر پنجاب کا ایک مراسلہ شائع ہوا ہے جس میں آپ لکھتے ہیں۔ برطانوی ہندوستان میں کانگرس ہائی کمانڈ نے ریاستی مسائل میں عدم مداخلت کے متعلق اپنے اعلان کو ترک کر دیا ہے۔ اور ریاستی حکمرانوں کے خلاف جارحانہ ایجی ٹیشن کے متعلق اپنے ارادے کا کھلے بندوں اظہار کر دیا ہے۔ ہندوستان کے آٹھ صوبوں پر کنٹرول حاصل کرنے کے بعد کانگرس ہائی کمانڈ اب ریاستوں پر بھی حکومت کرنے کی خواہشمند ہے۔ جو اس کی تمام ہندوستان کی حکومت کی خواہش کے راستے میں سد راہ ہیں۔

سر مائیکل اوڈوائر نے ۲۲ اکتوبر کو لنڈن میں منعقدہ ایک پبلک جلسہ کی رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ پنڈت نہرو نے اپنی تقریر میں ریاستی حکمرانوں کو آزادی کے دشمن قرار دیا تھا۔ اس طرح آپ نے بڑودہ سٹیٹ پرجا منڈل کانفرنس میں سردار ولبھ بھائی پٹیل کے خطبہ صدارت کا تذکرہ کیا ہے۔ جس میں انہوں نے بعض حالتوں میں سول نافرمانی کی ضرورت پر زور دیا تھا۔ اب گاندھی جی خود ہی جے پور میں قانون کی خلاف ورزی کے سلسلے میں سیٹھ جمنالال بجاج کی حمایت کر رہے ہیں۔ اگر کانگرس کی طرف سے ریاستوں میں جارحانہ ایجی ٹیشن کی گئی۔ تو اس کا نتیجہ بدامنی اور خونریزی کی صورت میں برآمد ہوگا۔

سر اوڈوائر نے ریاستوں کی وفاداری کا مقابلہ کانگرس کے اس ریزولیوشن سے کیا ہے جس میں یہ ذکر ہے۔ کہ جنگ کی صورت میں برطانوی امپیریلزم کو ایک آدمی تک کی خدمات نہ دی جائیں گی۔ اخیر میں آپ نے لکھا ہے ان حالات میں ریاستوں کو یہ حق پہنچتا ہے۔ کہ وہ حکومت برطانیہ سے اپنی حفاظت کا مطالبہ کریں۔ تاکہ وہ برطانوی ہندوستان کی جارحانہ ایجی ٹیشن سے بچ سکیں۔

برطانیہ کے خلاف نازی پروپیگنڈا

گذشتہ دنوں ریشتاغ (جرمن پارلیمنٹ) میں تقریر کرتے ہوئے ہٹلر نے برطانیہ کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کی دھمکی دی تھی۔ لنڈن سے ۸ فروری کی آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ اب اس دھمکی کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اس کی طرف سے کوشش شروع کی گئی ہے۔ چنانچہ اس نے اپنے خاص نصف درجن معتمدین کو اس کام پر مامور کیا ہے۔ کہ شروع سے لے کر اب تک ہندوستان کے سیاسی لیڈروں نے برطانیہ کے خلاف جو تقریریں کی ہیں۔ اور ہندوستان میں برطانوی حکومت کی مذمت کی ہے۔ انہیں جمع کریں۔ اسی طرح غیر ہندوستانیوں کی طرف سے انگریزوں کے مظالم کے متعلق جو کچھ اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔ اسے بھی جمع کیا جائیگا۔ اور پھر بڑے زور شور سے اسے تقریروں کے ذریعہ نشر کیا جائیگا۔ ہندوستانی اخبارات سے ایسے اقتباسات مہیا کرنے کے لئے چار ہندوستانی طلباء کو معقول مشاہرہ پر ملازم رکھا گیا ہے۔ لنڈن میں متعین نازی ان ہوٹلوں اور قیامگاہوں میں جہاں ہندوستانی اکثر ٹھہرتے ہیں۔ آتے جاتے اور ان سے تبادلہ خیالات کرتے ہیں۔ تا ان سے مواد مہیا کریں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مسٹر بوس کے دوبارہ صدر کانگرس منتخب ہونے پر نازی بہت خوش ہیں کیونکہ وہ ان کی صدارت کو ہندوستان میں برطانوی اقتدار کے لئے خطرناک سمجھتے ہیں۔

فرانکو گورنمنٹ اور حکومت فرانس

پیرس سے ۹ فروری کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ حکومت جنرل فرانکو کی گورنمنٹ کو تسلیم کر لینے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ ایک فرانسیسی وزیر حال میں سپین کے باغی علاقہ کا دورہ کرنے کے بعد واپس آئے ہیں۔ اور ایک ایسا فارمولا مرتب کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ جس سے جنرل فرانکو کے ساتھ فرانس کے تعلقات قائم ہو سکتے ہیں۔ اس فارمولا کے رو سے جنرل فرانکو سپین کے تمام پناہ گزینوں کے سپین میں واپس آنے کی اجازت دینے کے لئے تیار ہے۔ اور ان کے لئے عام معافی کا اعلان کر دے گا۔ لیکن جن لوگوں نے اس کے خلاف صف آرائی کی ہے۔ اور مسلح مقابلہ میں حصہ لیا ہے۔ ان کو معاف نہیں کیا جائے گا۔ فرانسیسی اخبار بھی اس خیال کی حمایت کر رہے ہیں۔ کہ فرانکو گورنمنٹ کو تسلیم کر کے سپین کے مسئلہ کا خاطر خواہ تصفیہ کیا جائے۔

اہم ملکی حالات اور واقعات

ہندوستانی ریاستیں اور کانگرس

۹ فروری کو الہ آباد میں مقامی کانگرس کمیٹی کے زیر اہتمام ایک جلسہ زیر صدارت پنڈت جواہر لال منعقد ہوا۔ جس میں "ریاستوں میں تحریک آزادی" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا

ہندوستان آزادی کے اہم ترین دور میں داخل ہو رہا ہے۔ ملک میں نازک صورت حالات پیدا ہونے والی ہے۔ ہمیں آنے والی جنگ کا سامنا کرنے کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ ریاستوں کے متعلق برطانوی حکومت نے جو رویہ اختیار کیا ہے۔ اس کے جواب میں ہمیں بتایا جاتا ہے۔ کہ برطانوی حکومت اور والیان ریاست میں جو معاہدے ہو چکے ہیں ان کی وجہ سے حکومت برطانیہ ریاستی معاملات میں مداخلت نہیں کر سکتی۔ لیکن جب ہم یورپ میں برطانیہ کے طرز عمل پر نظر ڈالتے ہیں تو حالت مختلف نظر آتی ہے۔ برطانیہ کی وجہ سے یورپ میں معاہدوں اور سمجھوتوں کی مٹی پلید ہو رہی ہے۔ اور معاہدوں کے توڑنے کے معاملہ میں برطانیہ کافی بدنام ہو چکا ہے۔ جہاں برطانیہ کا مفاد تقاضہ کرتا ہے کہ سمجھوتوں اور معاہدوں کو توڑ دیا جائے وہاں ان کی پرواہ نہیں کی جاتی۔ لیکن جہاں سمجھوتوں اور معاہدوں کی پابندی کے نام پر وہ اپنے آپ کو مضبوط بنا سکتا ہے۔ وہاں ان کی آڑ میں مطلق العنانی اور جاگیرداری کی حمایت کی جاتی ہے۔

والیان ریاست کے متعلق برطانوی حکومت کے رویہ کے جواز میں جن معاہدوں کو پیش کیا جاتا ہے۔ وہ آج سے ۱۰۰ سو سال پہلے طے پائے تھے۔ اس وقت حالات مختلف تھے۔ کسی وقت یورپ میں بھی مطلق العنانی کا دور دورہ تھا۔ لیکن اب اس کا خاتمہ ہو چکا ہے ہندوستان میں بھی وہی کچھ ہو کر رہے گا۔ اگر ہندوستان میں مطلق العنانی کو ختم ہونا ہے تو دنیا کی کوئی طاقت اس کے خاتمہ کو نہیں روک سکتی۔ دیسی ریاستوں میں جس قسم کی مطلق العنانی کا دور دورہ ہے اس کی نظیر روئے زمین پر نہیں ملتی۔

ریاستہائے اڑیسہ۔ جے پور۔ کشمیر۔ حیدر آباد۔ اور ٹراونکور کی تحریکوں کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت جواہر لال نے کہا۔ ان ریاستوں میں اصل سوال کو پس پشت ڈالنے کے لئے طرح طرح کے بہانوں سے کام لیا جاتا ہے۔ کشمیر میں جو صورت حالات پیدا ہوئی تھی حیدر آباد میں بھی ویسی ہی پیدا کر دی گئی ہے۔ جہاں اول الذکر ریاست میں مسلمانوں کی اکثریت ہونے کی وجہ سے حکومت میں مسلمانوں کا غالب آنا لازمی ہے وہاں حیدر آباد میں ہندوؤں کی اکثریت ہونے کی وجہ سے راج دربار میں ہندو کا غلبہ لازمی ہے۔ لیکن دونوں ریاستوں میں ذمہ وار حکومت کے سوال کو پیچھے ڈالنے کے لئے آزادی پسندوں کو فرقہ پرست کا نام دیا گیا ہے اور اس بہانہ سے عوام کی تحریکیں کچل کر رکھ دی گئی ہیں۔

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے پنڈت جواہر لال نے کہا۔ کہ ہندوستان کی آزادی کے لئے فیصلہ کن جنگ کا آغاز ہو چکا ہے۔ عوام نے اپنے نئے محاذ جنگ کے لئے ریاستوں کو منتخب کیا ہے۔ اب جو جنگ ہوگی وہ سارے ہندوستان کو اپنی لپیٹ میں لے لے گی۔ یعنی ریاستوں اور برطانوی ہند میں بیک وقت لڑی جائے گی۔ بعض ریاستوں کے حالات کے پیش نظر یقیناً کہا جا سکتا ہے۔ کہ کانگرسی وزارتیں کسی حد تک مطلق العنانی کی حمایت میں برطانوی حکومت سے تعاون کر رہی ہے۔

اس صورت حالات کو زیادہ دیر کے لئے برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ انہیں مستعفی ہونا پڑے گا۔ اگر برطانوی حکومت نے ریاستوں کے متعلق اپنے رویہ میں تبدیلی نہ کی۔ تو کانگرسی وزارتیں مستعفی ہو جائیں گی۔ ملک اس قسم کی نازک صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو چکا ہے۔ صرف جنگ کا بگل بجنے کی دیر ہے۔

مرکزی اسمبلی میں اہم سوالات کے جواب

۹ فروری کو اسمبلی کا جو اجلاس دہلی میں منعقد ہوا۔ اس میں اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ ہوائی حملوں کی روک تھام کے لئے کوئی آل انڈیا سکیم مرتب کی گئی ہے۔ ہوم ممبر نے کہا کہ ہوائی حملوں کے خلاف پیش بندیاں دو قسم کی ہیں۔ جارحانہ اور مدافعانہ۔ جارحانہ پیش بندیاں فوجی ہیں۔ اور انہیں ظاہر کرنا مفاد عامہ کے منافی ہے۔ مدافعانہ پیش بندیوں کا مقصد شہری آبادی کو بچانا ہے۔ اور ان کی اولین ذمہ واری صوبائی گورنمنٹوں پر عاید ہوتی ہے۔ سردست کچھ اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ کہ کس قدر روپیہ خرچ آئے گا۔ جوں جوں ضرورت پڑے گی۔ حکومت ہند اور صوبائی گورنمنٹیں بلا منظوری خرچ کریں گی۔

ایک اور سوال کے جواب میں ہوم ممبر نے کہا۔ کہ حکومت ہند کو اس بات میں کوئی قطعی واقفیت نہیں کہ کس قدر یہودی پناہ گزیں ہندوستان آ چکے ہیں۔ گورنمنٹ کی پوزیشن یہ ہے کہ اس نے کسی بھی صورت میں پناہ گزینوں کو امداد نہیں دی۔ ایسے پناہ گزینوں کو آنے کی اجازت دی گئی ہے جو ناپسندیدہ نہیں۔ اور ان کی طرف سے یہ یقین دلایا گیا ہے کہ وہ ہندوستان کے خزانے پر بوجھ ثابت نہیں ہوں گے۔ ہوم ممبر نے مزید کہا کہ پناہ گزینوں کو امداد دینے کی کوئی سکیم زیر غور نہیں۔

ایک سوال کے جواب میں ڈیفنس سیکرٹری نے کہا کہ ہندوستانی ریاستوں میں امن قائم رکھنا بھی حکومت برطانیہ کے فرائض میں داخل ہے۔ کیونکہ ایک دیسی ریاست میں گڑبڑ بڑھ کر نواحی صوبوں میں پھیل سکتی ہے۔ علاوہ ازیں معاہدہ و رواج کی رو سے نیز ملک معظم کے وعدہ کے مطابق پیرا مونٹ پاور پر یہ ذمہ واری عاید ہوتی ہے۔ کہ وہ والیان ریاست کے حقوق اور اختیارات کو جوں کا توں محفوظ رکھے۔ اور ریاستوں کو دشمنوں سے بچائے خواہ وہ ملکی ہوں یا غیر ملکی۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں اس ذمہ واری کو واضح طور پر تسلیم کیا گیا ہے یہ بات بھی یاد رہنی چاہیئے کہ ریاستیں بھی اپنی فوجوں کو برقرار رکھ کر ہندوستان کی حفاظت کے لئے کافی روپیہ خرچ کرتی ہیں۔

مسلمان عورتوں کے فسخ نکاح کا بل

۹ فروری کو مرکزی اسمبلی کے اجلاس میں مسٹر کاظمی نے تحریک پیش کی۔ کہ مسلمان عورتوں کے فسخ نکاح کے سلسلہ میں مروجہ مسلم لا میں ترمیم کے بل پر سلیکٹ کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں غور کیا جائے۔ مسٹر کاظمی نے اس امر پر اظہار افسوس کیا۔ کہ سلیکٹ کمیٹی نے بل کی اس دفعہ کو حذف کر دیا ہے۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ فسخ نکاح کے متعلق مسلمان عورتوں کی درخواستوں کا فیصلہ کرنے کا اختیار صرف مسلمان ججوں کو دیا جائے۔

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ جب بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے کی تحریک پیش کی گئی تھی۔ اس وقت میں نے بل کے متعلق گورنمنٹ کا نقطہ نگاہ واضح کر دیا تھا۔ اور ان مشکلات کا بھی ذکر کر دیا تھا۔ جس کی وجہ سے گورنمنٹ اس بل کی حمایت کرنے سے قاصر تھی۔ چونکہ وہ دور کر دی گئی ہیں۔ اب گورنمنٹ بل کی حمایت کرے گی۔

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر کے بعد ہوس نے بل کی پہلی خواندگی پاس کر دی۔ بل کی دفعات پر مفصل بحث کے دوران میں ہوس نے مسٹر اینگر کی ترمیم منظور کر لی۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ بل کی وہ دفعہ حذف کر دی جائے جس کے ذریعہ قرار دیا گیا تھا کہ اگر کوئی خاوند دو سال یا اس سے زیادہ عرصہ کے لئے قید ہو جائے یا اپنی بیوی کے گزارہ کا بندوبست کرنے سے قاصر رہے تو اس کی بیوی کی درخواست پر اسے حصول طلاق منظور کی جائے۔

لنچ کے بعد جب بل کی دوسری خواندگی کے پاس کرنے کی تحریک ہو رہی تھی۔ تو سید مرتضےٰ احسن نے یہ ترمیم پیش کی۔ کہ بل کی اس دفعہ کو حذف کر دیا جائے جس کے ذریعہ مسلمان عورت کو حق دیا گیا ہے۔ کہ اگر وہ چاہے تو ایسے خاوند سے طلاق حاصل کر سکتی ہے۔ جس کے ساتھ اس کی شادی والدین نے سن بلوغت کو پہنچنے سے پہلے کر دی ہو۔ بحث کے بعد یہ ترمیم ۱۲ کے مقابلہ میں ۲۷ ووٹوں سے پاس ہو گئی۔

اس کے بعد سید مرتضےٰ کی دوسری ترمیم منظور کی گئی۔ جس کا مقصد یہ تھا۔ کہ مسلمان عورتوں کے سن بلوغت کی عمر ۱۸ کی بجائے ۱۵ سال کر دی جائے۔ ترمیم شدہ دفعہ کا مطلب یہ ہو گیا ہے۔ کہ شادی شدہ مسلمان عورت ۱۸ سال کی عمر تک پہنچنے سے پہلے پہلے اپنے اس نکاح کو فسخ کرا سکے گی۔ جو پندرہ سال کی عمر سے پہلے اس کے والدین نے کر دیا ہو۔

مسٹر لال چند نے یہ ترمیم پیش کی۔ کہ بل کی اس دفعہ کو حذف کر دیا جائے۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ اگر ایک مسلمان عورت اسلام ترک کر کے کسی دوسرے مذہب میں چلی جائے۔ تو بھی اس کا نکاح فسخ نہ سمجھا جائے۔ یہ ترمیم نامنظور کر دی گئی۔

بل پر مزید بحث ۱۴ فروری کو ہو گی۔

حصّہ داران دارالانوار کمیٹی کو اطلاع

حصّہ داران دارالانوار کمیٹی کی اطلاع کے لئے عرض ہے۔ کہ وہ ماہ فروری ۱۹۳۹ء کی قسط -/۲۵ کی بجائے -/۲۹ کی ہو گی۔ کیونکہ اس ماہ میں چار روپیہ فی حصّہ اغراض مشترکہ کے لئے واجب ہیں۔ جن حصّہ داران کے ذمہ بقایا ہے۔ ان کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ اپنا بقایا جلد ادا فرماویں۔ تا ان کا نام قرعہ میں آ سکے۔

سیکرٹری دارالانوار کمیٹی قادیان

درخواستہائے دُعاء

(۱) عبدالغنی صاحب کشمیر سے اپنی لڑکی زینب بی بی صاحبہ اور خواجہ عبد الغفار کی صحت کیلئے (۲) محمد شفیع صاحب شہر سیالکوٹ سے اپنی اہلیہ اور لڑکی کی صحت کے لئے۔ (۳) مرزا قدرت اللہ صاحب قادیان سے منشی محبوب عالم صاحب نیلا گنبد لاہور کی صحت کیلئے (۴) مرزا محمد شفیع صاحب قادیان اپنے لڑکے مرزا احمد شفیع صاحب کی صحت کیلئے (۵) بابو محمد امین صاحب پنشنر اپنے لڑکے کی صحت کے لئے۔ (۶) ڈاکٹر محمد شفیع صاحب ویٹرنری سرجن اپنی صحت کیلئے (۷) نبی بخش صاحب کارکن دفتر دعوۃ و تبلیغ اپنی بھتیجی کی صحت کیلئے (۸) محمد حسین صاحب ڈرگ روڈ سندھ سے اپنی اہلیہ کی صحت کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

فارم ۲

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ ۱۳ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ منکہ چراغ دین فضل کریم۔ احمد دین پسران عبداللہ اقوام ترکھان سکنہ بیگو والہ۔ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔ قرضدار نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور مسمی ایشور سنگھ ولد سنت سنگھ ذات اروڑہ سکنہ بیگو والہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے۔ لہذا جملہ قرضخواہان کو جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے کہ بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو تمہیں قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں تاریخ ۱۲ ۲۴/۳/۹ دفتر بورڈ واقعہ ڈسکہ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور بمقام ڈسکہ بوقت دس بجے صبح قبل دوپہر تاریخ ۱۲ ۲۴/۳/۹ بمقام ڈسکہ نقشہ ہذا کی پڑتال کرے گا۔ جب کہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔

۲۔ نیز جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے۔ کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر وہ اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو پیش کرو اور اس کے ساتھ ہی ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

۳۔ اس بارہ میں مزید کارروائی بمقام ڈسکہ بتاریخ ۱۲ ۲۴/۳/۹ کی جائے گی۔ جبکہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔ مورخہ ۷ ماہ فروری ۱۹۳۹ء

(دستخط) جناب سردار شو دیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

(بورڈ کی مہر)

فارم ۲

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ ۱ دفعہ ۱۳ ایکٹ مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ منکہ فضل کریم ولد عبداللہ ذات ترکھان سکنہ بیگو والہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ قرضدار نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور مسمی ایشور سنگھ ولد لدہا مل ذات اروڑہ۔ سکنہ بیگو والہ۔ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے۔ لہذا جملہ قرضخواہان کو جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے۔ کہ بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے۔ کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو ان کو قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں۔ بتاریخ ۱۲ ۲۴/۳/۹ دفتر بورڈ واقعہ ڈسکہ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور بمقام ڈسکہ بوقت دس بجے صبح تاریخ ۱۲ ۲۴/۳/۹ بمقام ڈسکہ نقشہ ہذا کی پڑتال کرے گا۔ جبکہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔

۲۔ نیز جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے۔ کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر وہ اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

۳۔ اس بارہ میں مزید کارروائی بمقام ڈسکہ بتاریخ ۱۲ ۲۴/۳/۹ کی جائے گی۔ جبکہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔ مورخہ ۷ ماہ فروری ۱۹۳۹ء

(دستخط) جناب سردار شو دیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ چیئرمین مصالحتی بورڈ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

(بورڈ کی مہر)

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

الہ آباد ۹ فروری۔ پنڈت جواہر لال نہرو صاحب نے آج یہاں ایک زبردست تقریر کی۔ جس میں کہا کہ ہندوستان کی آزادی کے لئے فیصلہ کن جنگ بیک وقت ریاستوں اور برطانوی ہند میں لڑی جانے والی ہے۔ اور ہمیں اس کے لئے تیار ہو جانا چاہئیے۔ گاندھی جی ملک کا تھرما میٹر ہیں۔ اور ان کے بیانات سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ہندوستان کا درجہ حرارت بڑھ رہا ہے۔

پیرس ۹ فروری۔ سپین کی جمہوری حکومت میں ۔۔۔ جنگ جاری رکھنے کے سوال پر وزیر اعظم کے ساتھ شدید اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ اور امید کی جاتی ہے کہ وزیر اعظم کو مستعفی ہونا پڑے گا۔

لکھنؤ ۹ فروری۔ مسٹر بوس صدر کانگرس گاندھی جی سے ملنے کے لئے واردھا جا رہے ہیں۔

ناگپور ۹ فروری۔ گورنمنٹ نے سی پی اور برار میں شراب کی اشتہار بازی کی بالکل ممانعت کر دی ہے۔ اور اس کے لئے اسمبلی کے بجٹ سیشن میں ایک بل پیش ہو رہا ہے۔ نئے سال سے بعض اور اضلاع میں بھی بندش شراب کا تجربہ کیا جا رہا ہے۔

بمبئی ۹ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ سردار پٹیل نے کانگرس ورکنگ کمیٹی کے بارہ ممبروں کی طرف سے مسٹر بوس کو مطلع کیا ہے کہ ہم لوگ ایک ماہ تک کمیٹی سے مستعفی ہونے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔ تا تری پوری کانگرس میں پالیسی کے اختلاف کی وجہ سے آپ کے لئے کوئی پریشانیاں پیدا نہ ہوں اس عرصہ میں آپ نئی کمیٹی بنا لیں۔ کمیٹی میں صدر سمیت کل ۱۵ ممبر ہیں۔

ناگپور ۹ فروری۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری اور وزارت کے درمیان ودیا مندر سکیم کے سلسلہ میں گفت و شنید ہو رہی ہے۔ اس میں مسلم لیگ کا ایک مطالبہ تھا۔ کہ اس سکیم کا نام بدل دیا جائے۔ مگر وزیر اعظم نے اس سے انکار کر دیا ہے۔

آگرہ ۹ فروری۔ سیٹھ جمنا لال بجاج نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ میں پھر جے پور جا رہا ہوں اور جب تک وہاں داخل نہ ہو جاؤں۔ اناج نہیں کھاؤنگا صرف دودھ اور پھلوں پر گزارہ کرونگا

بٹالہ ۹ فروری۔ ۵-۶-۷ فروری کو احراری دو کوہا۔ بٹالہ۔ پٹھانکوٹ میں اپنی کانفرنس منعقد کر رہے تھے۔ جن کی صدارت مولوی عطاء اللہ بخاری نے کرنی تھی۔ مگر ۴ فروری کو پنجاب گورنمنٹ نے اسے ضلع گورداسپور میں داخل ہونے کی ممانعت کر دی۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان ۹ فروری۔ ہندو سکھوں کا ایک وفد وزیر اعظم سے ملا۔ اور مطالبہ کیا۔ کہ ان کی مسمار شدہ دکانیں حکومت تعمیر کرا کر دے۔ نیز نقصانات کو پورا کرے اور جو لوگ ہلاک ہو گئے ہیں۔ ان کے پسماندگان کے گزارہ کا معقول انتظام کرے۔

دہلی ۹ فروری۔ ریاست حیدر آباد میں یکم اپریل ۱۹۳۸ء کو ایک فرقہ وارانہ فساد ہوا تھا جس کے سلسلہ میں ۲۴ ہندوؤں کو کالے پانی کی سزا ہوئی تھی۔ ان میں سے ۲۰ کو ہائیکورٹ نے بری کر دیا ہے۔

لنڈن ۹ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ فلسطین کے عربوں کی دونو پارٹیوں میں تصفیہ تاحال نہیں ہو سکا۔ تاہم کوشش جاری ہے۔

دہلی ۹ فروری۔ مرکزی اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں ہوم ممبر نے کہا کہ سردار اجیت سنگھ ہندوستان سے نکلنے کے بعد برازیل کے باشندے قرار پا چکے ہوئے ہیں۔ انہوں نے ہندوستان میں واپسی کے لئے کبھی درخواست نہیں دی۔ اگر کوئی درخواست ان کی طرف سے آئی۔ تو اس پر غور کیا جائیگا۔

دہلی ۹ فروری۔ آج برما اسمبلی میں گورنر نے اعلان کیا۔ کہ ملک معظم نے برما کے لئے قومی جھنڈے کی منظوری دیدی ہے اب تک ہندوستان کی طرح یونین جیک ہی برما کا جھنڈا سمجھا جاتا تھا۔ یہ جھنڈا نیلے رنگ کا ہوگا۔ جس پر قدرتی رنگوں میں مور کی تصویر ہوگی۔ اس جھنڈے کی قریباً وہی حیثیت ہوگی۔ جو برطانوی نو آبادیات کے جھنڈوں کی ہے۔

لکھنؤ ۹ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ یوپی گورنمنٹ ایک ایسی سکیم پر غور کر رہی ہے۔ جس کے رو سے تین سال کے اندر اندر تمام صوبہ میں شراب کی ممانعت کر دی جائے۔

دہلی ۹ فروری۔ ایک سرکاری کمیونک مظہر ہے۔ کہ وزیرستان میں قبائلی شورش پھر ظہور پذیر ہو رہی ہے۔ دتہ خیل کے قریب وزیریوں کا ایک لشکر جمع ہوا جس کے پاس دو توپیں بھی تھیں۔ چنانچہ انہوں نے قلعہ پر ۵۰ گولے پھینکے۔ جن میں سے دو قلعہ کی دیوار کو شق کر کے اندر چلے گئے

لنڈن ۹ فروری۔ آج صبح لنڈن کے ایک ریلوے سٹیشن پر دو بم پھٹے شمال مغربی لنڈن میں ایک بم پایا گیا۔ جو پھٹا نہیں تھا۔ پولیس تلاش میں سرگرداں ہے لیکن تاحال اس کے ملزم نہیں ملے مگر خیال یہی کیا جاتا ہے کہ اس میں آئرش ری پبلکن آدمی کا ہاتھ ہے۔

کٹک ۹ فروری۔ اڑیسہ اسمبلی میں وزیر اعظم نے اعلان کیا۔ کہ سول نافرمانی کے ایام میں جو جرمانے وصول کئے گئے تھے ان کی واپسی کا کوئی سوال زیر غور نہیں۔

دہلی ۹ فروری۔ آج مرکزی اسمبلی میں مسٹر کاظمی کے طلاق بل کی پہلی خواندگی منظور ہو گئی۔ اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ مسلمان عورتوں کو حق خلع دیا جائے۔ کسی مسلمہ کے مرتد ہو جانے کی صورت میں اس کا نکاح فسخ نہ ہو۔

رومانیہ ۹ فروری۔ اطالیہ اور روس کے درمیان ایک تجارتی معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ لیکن اس کی شرائط کا تاحال اعلان نہیں ہوا۔

لنڈن ۹ فروری۔ آج بلجیم گورنمنٹ مستعفی ہو گئی ہے۔ کیونکہ ایک افسر کے تقرر پر باہمی شدید اختلاف پیدا ہو گیا تھا

بخارسٹ ۹ فروری۔ حکومت رومانیہ نے اعلان کیا ہے کہ اس کے مقاصد میں سے ایک ہنگری اور بلغاریہ کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنا اور روس کے ساتھ رشتہ مودت کو مستحکم کرنا ہے خیال کیا جاتا ہے کہ جمہوریتوں کے خلاف معاہدہ میں رومانیہ شریک نہیں ہوگا۔

کلکتہ ۹ فروری۔ سی پی اسمبلی کے ایک کانگرسی ممبر نے صدر کانگرس کو لکھا ہے کہ اس صوبہ کے اس وزیر سے استعفیٰ طلب کیا جائے۔ جس پر ضلع کی عدالت نے سنگین الزام لگائے ہیں۔ مسٹر بوس اس درخواست پر غور کر رہے ہیں۔

ٹوکیو ۹ فروری۔ اوساکا کے ایک کارخانہ میں آتشزدگی کی وجہ سے ۲ لاکھ پونڈ کی خام روئی اور کپڑا جل کر خاک ہو گیا

برلن ۹ فروری۔ جرمن پارلیمنٹ کے سپیکر نے ایک بیان میں ظاہر کیا ہے کہ جب جرمنی اپنی نو آبادیات دوبارہ حاصل کرے گا۔ اس وقت اسے ۴ ارب مارکس سالانہ کی بچت ہوا کرے گی۔

بمبئی ۹ فروری۔ اسمبلی میں وزیر اعظم نے اعلان کیا۔ کہ حکومت متوسط الحال لوگوں میں بیکاری سے بخوبی آگاہ ہے لیکن بیکاری کو رفع کرنے کے لئے کوئی قانون وضع نہیں کیا جا سکتا۔

واردھا گنج ریاستی شورش کے سلسلہ میں گاندھی جی نے ایک اور بیان دیا ہے جس میں لکھا ہے کہ میں ریاستوں کے انگریز افسروں کے خلاف نہیں ہوں۔ اور میرے بیانات ان کے انگریز ہونے کی وجہ سے ان کے خلاف نہیں ہیں۔ ریاستوں میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ اسے دیکھ کر میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک کے دن برے آ رہے ہیں۔

رنگون ۹ فروری۔ برما کے مختلف کالجوں کی ایک ہزار طالبات نے اپنے مطالبات حکومت سے منوانے کے لئے بھوک ہڑتال کر رکھی ہے۔ وہ یونیورسٹی کے امتحانات کا التوا موجودہ وزارت کا استعفیٰ اور اپنے لیڈروں کی رہائی چاہتی ہیں۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر ۔ غلام نبی